یہہ کتاب مذہب شیعہ کی ہے کلام اردو کتب خانہ علوم دینیہ

واهدنا صراط مستقیم

درین زمان خوش اوان بفضل ایزد منان رسالہ

عطر ایمان

مولفہ سید سجاد حسین ابن جنت آرامگاہ سید محمد حسین مرحوم متوطن
بہڑہ ساوات ضلع مظفر نگر

اس رسالہ مین دو سنیون کے شیعہ ہونیکا حال معہ دیگر امور درج
ہے

[illegible] مطبع [illegible] ضلع [illegible]

[بار] اول ۵۰۰ جلد نمبر جسٹر ۲۵۲ قیمت فی جلد ۴ر

بروایت جابر بن سمرہ - قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یکون بعدی اثنی عشر امیراً کلھم من قریش -

حدیث دوم از صحیح بخاری

بروایت ابن عنیبہ - قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یزال امر الناس ماضیاً ما ولیھم اثنی عشر رجلا ثم تکلم بکلمۃ خفیف علے فسالت ابی ماذا قال رسول اللہ فقال کلھم من قریش -

حدیث سوم از صحیح مسلم

جلد ۲ - کتاب الامارہ صفحہ (۱۱۹)

قال ان النبیؐ ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنی عشر خلیفہ فقال ثم تکلم بکلام خفی علی فقلت ماذا قال فقال کلھم من قریش -

حدیث چہارم از صحیح مسلم

بروایت سماک بن حرب - یرفعہ الی النبی قال لا یزال امر الاسلام عزیزاً الی اثنی عشر خلیفہ ثم قال کلمۃ لہ یفھما الراوی قال عنا من سمع الحدیث عن النبی صلے اللہ علیہ و الہ وسلم قال کلھم من قریش ۵

حدیث پنجم از صحیح مسلم

بروایتِ شعبی و سعد و قاص و عامر بن سعد۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا یزال الاسلام عزیزاً علی اثنی عشر خلیفہ کلھم من قریش۔

سوائے ازین صحیح ابن داؤد جلد ششم و جمع بین الصحیحین مین یہہ حدیث بہ تفاوت الفاظ و اتحاد معنی درج ہے۔ جملہ احادیث متذکرہ بالا کے معنی وہی ہین جنکو بطور نفس مطلب مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ شیعہ باتباع حدیثِ موصوف الصدر بارہ خلفا اون بزرگوارون کو جانتے ہین جو کہ تمام مسلمانون مین اولاد رسول سے بارہ امام مشہور ہین اور حضرات اہلسنت والجماعت اونکو چھوڑ کر چارون خلفا، اور حضرت معاویہ اور جناب یزید اور شیخ الاسلام مروان اور اونکی اولاد ذی شان اور عبدالملک وغیرہا کو خلیفہ رسول سمجھتے ہین۔ یہ ثبوت اس کے کہ سنی صاحبون نے حسب ارشاد رسول مقبول بارہ امامون کو خلیفہ نہین سمجہا بلکہ دیدہ و دانستہ چہوڑ دیا۔

مولوی احمد حسن صاحب متخلص بہ رسوا کی کتاب مسمے بہ الحقیقت مطبوعہ مطبع مشرق العلوم بجنور کے صفحہ ۵۶ سے ایک طولانی عبارت دکہلائی جسکا ماحصل یہہ ہے کہ آئمہ معصومین کو چونکہ غلبہ و تسلط فی الارض نہین ہوا ہمیشہ مغلوب رہے۔ لہذا حسب مفاد احادیث متذکرہ وہ خلیفہ رسول نہین ہوسکتے۔ اہلسنت نے اون کو

خلیفہ رسول اعتقاد کیا جو کہ سلسلہ وار حکومت فرمائی ملک اسلام ہوے خواہ وہ بنی امیہ ہون یا عباسی اونہین مین ایک یزید بہی ہے۔ سوائے ازین بین نے ہردو صاحبان کو اور چند مضامین دکہلائے جن کا نتیجہ یہہ ہے کہ یزید خلیفہ جائز تہا اور اوس کی خلافت باجماع اھل اسلام و استخلاف معاویہ معرض وقوع مین آئی ہتی اون مضامین سے بطور اختصار کچھہ اسجگہہ بہی لکہتا ہون۔

شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین بر صفحہ ۱۶ - و ۱۷ - بڑی طولانی عبارت عربی لکہتے ہین جسکا خلاصہ یہہ ہے۔

کہ آنحضرت نے جو بارہ خلفاء کی پیشین گوئی فرمائی ہے اونکے باب مین قاضی عیاض کی یہہ رائے ہے۔

مضمون اول متعلق بہ خلافت یزید

کہ پہلے سب آدمیون نے اجماع کیا خلفاء اربعہ پر پہر بوقوع امر حکمین (پنچایت بہیان علی و معاویہ) معاویہ خلیفہ ہوئے اور بعد صلح امام حسن اونپر تمام امت مجتمع ہو گئی ازان بعد یزید پر اتفاق اھل اسلام ہوا۔ مگر حسین ابن علی کے واسطے کسی مسلمان نے خلافت نبوی کو تجویز نہین کیا ابن زبیر کے قتل ہو جانے پر عبد الملک بن مروان خلیفہ اجماع امت سے ہوا۔ پہر اوس کے چار بیٹے خلیفہ ہوئے جو کہ خلفاء مروانی کہے جاتے ہین پس ازان ہشام و سلیمان

و یزید ثانی مسند آرائے ریاست ہوئے خلفاء اربعہ کے بعد
یہہ سات کس خلیفہ ہو کر گیارہ بزرگ ہوئے۔ بارہوان ولید بن
یزید بن عبد الملک ہے ان کے بعد پھر اس نوع کا اجماع کسی پر
نہین ہوا۔ جا بجا فتنہ و فساد برپا ہو کر طائفۃ الملوکی شروع ہو گئی
پس بہ موجب حدیث یہہ بھی بزرگ خلیفہ رسول اللہ قرار پائے
ابن حجر مکی۔ قاضی صاحب موصوف کی رائے کو صحیح سمجھکر خود بھی
اتفاق ظاہر کرتے ہین۔ پس اس ترکیب سے جو خلیفہ رسول ہوئے
اونکے نام یہہ ہین۔

ابوبکر[1] + عمر[2] + عثمان[3] + علی[4] + معٰویہ[5] + یزید[6] + عبد الملک[7]
ابن مروان + ولید[8] ابن عبد الملک + سلیمان[9] ابن عبد الملک
یزید[10] ابن عبد الملک + ہشام[11] ابن عبد الملک + ولید[12] بن یزید
بن ہشام۔ +

مضمون دوم متعلق بخلافت یزید

کنز العمال مولفہ ملا علی متقی کی جلد ششم[6] کتاب الفتن مطبوعہ مطبع
نظامیہ حیدرآباد کا صفحہ ۶۲۔ دیکھو جس مین یزید کی خلافت بقلم جلی
لکھی ہے +

مضمون سوم

تاریخ الخلفاء کا صفحہ (۱۰۶) بھی مبشر خلافت یزید ہے +

مضمون چہارم

شرح عقاید نسفی کے صفحہ (۱۰۲) پر عجیب مضمون نقل ہوا ہے ابو شکور سلمی کہتے ہیں فاما یزید ابن معاویہ قال بعض الناس خلافتہ کانت باستخلاف معاوٓ وبتبعہ المسلمین عن الصحابۃ و غیرہم فمن طریق القیاس ان طاعتہ کانت واجبۃ علے الحسین وجمیع المسلمین ہ خلاصہ ہرگاہ خلافت یزید کو اصحاب رسول نے ان لیا تو کل اہل اسلام اور حسین ابن علے پر اوس کی اطاعت واجب ہو گئی *

مضمون پنجم

نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کتاب حجج الکرامتہ کے صفحہ (۱۶۲) پر رقمطراز ہیں۔

ابن العربی گفت نہ کشت یزید حسین را مگر بہ سیف جدوے یعنی بعیت برائے یزید گردیدہ بود پس حسین بروے باغی شد زیرا کہ کسان بسیار اقدام بربعیت وے نمودند و استخلاف پدر او برائے وے اختیار کردند و با وجود استخلاف این چنین بغاوت شرط نباشد و شک نیست کہ پدرش معاویہ خلیفہ حق بود و اجماع مردم بروے بعد عدول امام حسن واقع شد *

عبارت عقاید نسفی اور حجج الکرامتہ سے صاف ہویدا ہے کہ

یزید ایسا خلیفہ جائز تھا کہ اصحاب رسول نے اوسکو اپنا امام و پیشوا قبول کر لیا تھا اور ایک جائز و ذیحق خلیفہ یعنی حضرت معاویہ نے اونپر احکام استخلاف جاری فرمائے تھے اندریصورت جناب امام حسین علیہ السلام کے تمام افعال معاذ اللہ باغیانہ تھے اور اونکا قتل و تضییع نفوس و ہتک حرمت و غارتگری اموال سب شرعاً جائز تھا۔

مضمون ششم

شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۸۲ - مطبوعہ مطبع الحنفی ۱۲۶۹ھ تحریر ہے وکان الامر کما قال النبیؐ فالاثنی عشر ھم الخلفاء الراشدون الاربعة و معاویة و یزید ابنہ و عبد الملک بن مروان و اولادہ الاربعة ای یزید و سلیمان و ھشام و ولید و عمر ابن عبد العزیز۔

علاوہ برین مین نے ہر دو صاحبون کو یہہ بھی دکھلایا کہ باین ہمہ تفاوت و سفاہت اہلسنت کو اپنے شاہزادہ والاتبار یزید ابن معاویہ سے اسدرجہ محبت اسلامی ہے کہ اوسکو ازجملہ مومنین جانتے ہین۔ چنانچہ صاحب صواعق محرقہ فرماتے ہین ولایجوز لعن یزید و تکفیرہ فانہ من جملة المومنین و امرہ من مشیئة اللہ۔ یعنے یزید پر نہ لعن کرنا چاہیے اور نہ اوسکو کافر کہنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ زمرہ مومنین کے تھا اور جو فعل اوسکی ذات سے واقع ہوا وہ مشیت خدا تھی۔

امام غزالی احیاء العلوم مین فرماتے ہین کہ یزید قابل اسکے ہے کہ اوسکو دعاء مغفرت مین شریک کرلیا جائے جیسا کہ دیگر برادران ایمانی کے لئے خدا سے استمداد کرتے ہین اوسیکا مستحق یزید بھی ہے گو کہ اہلسنت نے برارت یزید مین پوری کوشش کی ہے۔ مگر ملا علی قاری سب سے بڑھ گئے۔ شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۸۷ پر ایک طولانی عبارت عربی لکھی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے۔

اسوقت تک کوئی صاف و صریح حکم یزید کا دربارہ قتل حسین ہماری نظر سے نہین گذرا جس سے یقین کرلیا جائے کہ وہ بالطبع اس شہادت سے رضامند تھا پس بلا ثبوت مرد مسلمان کو متہم بہ گناہ کبیرہ کرکے حکم کفر و لعن دینا خلاف آداب شریعت ہے۔

قصہ کوتاہ یہہ تمام باتین فقیر سے سنکر دونون صاحب دریائے تحیر تھے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔ ندامت سے سر نہ اوٹھا سکتے تھے بالاخر فرمانے لگے کہ جب تک ہم ان معاملات کو کتب سے نہ ملالین اوسوقت تک پورا یقین اس بات کا نہین ہوسکتا کہ ہمارے علمائے قدیم خیر طلبان یزید سے تھے ہم اپنے علماء کے پاس جاتے ہین اگر پتہ چلا تو ابھی معلوم کراتے ہین۔

چنانچہ دونون صاحب مولوی اعظم شاہ صاحب مدرس ہائی اسکول متوطن شاہجہان پور محلہ تاجخیل کی خدمت مین بغرض استفسار گئے۔ مگر اصل معاملہ مولویصاحب

ممدوح پر ظاہر نہ کیا صرف اسقدر پوچھا کہ شرح فقہ اکبر چونکہ کتب فقہیہ
سے ہے نیز داخل درسیات بھی ہے غالباً آپ کے پاس ہوگی
اونہون نے فرمایا کہ موجود ہے دونون صاحبون نے حسب نشاندہی
حقیر کتاب مذکور کا صفحہ (۱۸۴) کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرات
شیخین و یزید و آلِ مروان وغیرہا سب برابر برابر کرسی خلافت پر
بیٹھے ہوئے ہین - مولوی صاحب ممدوح نے بہت چاہا کہ تاویل
کر کے جوش طبیعت روکدین مگر وہ ایسے خامکار نہ تھے کہ ملانونکی
چہیٹ مین آجاتے - توبہ استغفار کرتے ہوئے واپس آئے
اور مجھ سے فرمایا کہ جناب مذہب شیعہ کے ارکان جلد تعلیم کیجیے
ہم آج یزیدی فرقہ سے نکل دامن پنجتن پاک مضبوط پکڑنا چاہتے ہین
مین نے سمجھایا کہ ابھی جلدی نہ کیجیے ہر ایک چیز کو ایک دم آگ
نہ لگائیے تمام کتابون سے مضامین ملائیے اوسکے بعد رائے
قایم کیجئے - فرمانے لگے کہ دیگ سے ایک دانہ دیکھکر تمام دیگ کا
حال معلوم کر لیتے ہین - جبکہ ایسے معتبر کتاب کا حوالہ صحیح نکلا تو دیگر مین
نہ نکلنا یہہ کیا معنی رکھتا ہے -

غرضکہ - ۲ - اکتوبر - روز - اتوار - کے ظہر مین دونون
صاحبون نے دست کشادہ پڑھین اور مومنین موجودگان جلسہ سے
جن کے نام ذیل مین لکھتا ہون معانقہ و مصافحہ کر کے زمرہ شیعان علی
مین شامل ہو گئے -

چونکہ میری عادت ہے کہ جو صاحب شیعہ ہوتے ہین اون کی جانب سے ایک مضمون اثر خیز شائع کر دیتا ہون اون مضامین کو دیکھکر اور لوگ بھی رنگ بدلنے لگتے ہین ۔

شیخ حبیب احمد صاحب سہارنپوری ۔ و شیخ محمد یعقوب صاحب بجنوری ۔ و عالیجناب احمد خان لال خانی رئیس برورہ ضلع بلندشہر کے اشتہارات بعنایت الٰہی عجیب نتیجہ بخش ہوئے ہین میرا ارادہ تھا کہ ایک اشتہار ان دو مردانِ خدا کی جانب سے نکالدون ۔ مگر مجھسے ہر دو بزرگوارون نے فرمایش کی کہ ایک ایسا رسالہ لکھ دیجئے جسمین صرف حضرت امیرؑ کے فضائل کتب اہلسنت سے ماخوذ ہون نیز ہر چہار خلفا کی خلافت جس عنوان سے واقع ہوئی تھی اوسکا مفصل تذکرہ ہو ۔ اور شہادت امام حسین علیہ السلام سے جو فواید اسلام کے پہونچے وہ بھی مصرح درج کئے جائین تاکہ دیگر حق طلب لوگونکو اوس سے فائدہ پہونچے ۔ اوس مین ہمارے قبول ایمان کا بھی اظہار کر دیا جائے جداگانہ مختصر اشتہار کی ضرورت نہین ۔ بنا بران حقیر نے اون کی تعمیل ارشاد لازم سمجھکر یہ رسالہ جسکا نام **عطر ایمان** ہے ترتیب دیا خدا سے بواسطہ جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ ملتجی ہون کہ ان اوراق کو میری مغفرت کا سبب قرار دے اور بروز حشر میرے اجداد و آبا و اعمام و اخوان کو خلعت نور عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ۔

اسمائے گرامی اون دو بزرگ کے جنہون نے مذہب شیعہ

۲- اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بمقام شاہجہان پور قبول کر کے ایک کاغذ بخط دستخط مزین فرما کر حقیر کے حوالہ فرمایا جو کہ میرے پاس موجود ہے

(۱) قاضی شہاب الدین - ولد قاضی محمد سراج الدین - ساکن کنتھوا ڈاکخانہ قصبہ کڑا - ضلع الہ آباد -

(۲) سید شاکر علی - ولد سید حافظ علی - ساکن - پرسادیہ - پرگنہ سکندرہ - تحصیل پھولپور - ضلع الہ آباد -

شروع رسالہ عطر ایمان

جناب امیر علیہ السلام کے فضایل و مناقب ایسے نہیں ہیں کہ جسکا حد و احصا کسی سے ہو سکے تمام فرقہ ہائے اسلام بلکہ غیر مذاہب کے عقلا نے (مراد از علمائے نصاریٰ) آپ کی توصیف میں زبان قلم کو حرکت دی ہے - چونکہ گروہ شیعہ کو حضرت امیرؑ سے نسبت خاص ہے نظر بران میں اون کی کتب سے جناب شیر خدا کے حالات قلمبند نہیں کرتا کیونکہ حضرات اہلسنت پر اونکا اثر نہ ہوگا - ہاں بحکم الفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی اعلےٰ درجہ کی

فضیلت یہہ ہے کہ مخالف اوسکے گواہی دے - اکابر علمائے اہلسنت کے بیان سے - بہت اختصار کے ساتھہ فضائل حضرت امیر دکہاؤن گا - تاکہ سُنی صاحبون کی نگاہ مین اوسکا پورا وقار ہو -

اقوال علمائے اہلسنت درباب جناب امیر علیہ السلام

واضح ہو کہ اہلسنت مین دو بڑے گروہ ہین - ایک اشعری دوم - معتزلی - ہر دو گروہ مسائل فقہیہ مین باخود ہا فی الجملہ اختلاف رکہتے ہین - مگر درباب خلافت ثلاثہ ایک عقیدہ ہے - اسموقع پر ابن ابی الحدید کے وہ بعض فقرات پیش کرتا ہون جو کہ اون ذیعزت عالم فرقہ معتزلہ نے بحق امیر لکھے ہین عالم موصوف کے جو فقرات وقف انظار مومنین کئے جاتے ہین گو کہ بظاہر اوسی کے کلام ماخود ہین - مگر وہ تنہا ہی اون کا لکھنے اور بیان کرنے والا نہین ہے - بلکہ تمام علمائے اہلسنت نے اپنے اپنے تالیفات مین بخستہ خستہ اونکو بیان فرمایا ہے ہمبرین بنا گویا جملہ علمائے اہلسنت کے حوالہ سے یہہ رسالہ لکھتا ہون - چونکہ مین نے ابن ابی الحدید کو مختص کیا ہے - لہذا بہتر نظر آتا ہے کہ قبل ازشروع عالم ابن ابی الحدید کے بعض حالات ظاہر کردون تاکہ متکلم کی عزت سے کلام کا وقار ظاہر ہو ❊

حالات ابی الحدید

یہہ بزرگ سنہ ۵۸۴ھ ہجری مین پیدا ہوئے ارباب علم نے اونکا شمار اعلےٰ درجہ کے لوگون مین کیا ہے اور ابحر العلوم اون کو سمجھا ہے - تیز طبیعت و عالی فہم و ذہین ایسے تھے کہ تیرہ روز مین کتاب فلک الدایر کو تصنیف کیا - جس مین علوم غریبہ و نادر کو کوٹ کوٹ کر بہر دیا ہے - نظم فصیح کو ایک شبانہ روز مین لکہدیا جس کی فصاحت و بلاغت نظیر آمیش کیجاتی ہے - نہج البلاغہ کی جسکو تحت الکلام خالق و فوق الکلام بشر کہا جاتا ہے نہایت آب و تاب سے شرح کی عالم موصوف الصدر کا اقتدار اسی سے ظاہر ہے کہ جس کلام کا نظیر صفحہ عالم پر نہین ہے اوس کی شرح لکہنے مین اپنی قوت علمی کا ثبوت دیدیا - تمام عقلاے اسلام و رمزدان زبان عرب کا اتفاق ہے کہ بعد خدا و رسول حضرت امیر اور اون کے آل طیب سے بہتر و خوشتر کلام کرنے پر کوئی قادر نہین ہوا ❖

فضایل حضرت جنکو ابی الحدید وغیرہ نے بیان کیا ہے

حضرت امیر کی توصیف کرنا امکان بشر سے باہر ہے کیونکہ وہ ایسے جامع کمالات تہے کہ جن کی فضیلتون کا سوائے اقرار کے کوئی منکر انکار نہ کرسکا - حضرت امیر کے وہ بے تعداد و اولاد تہا دشمن جنکی کثرت مور و ملخ سے بڑہی ہوئی تہی ہمیشہ کوشان رہتے تہے کہ

حضرت امیر کی ذات رفیع الدرجات مین کوئی عیب پیدا کر کے تیر
مطاعن برسانے مین تیز دستی کرین - مگر باوصف تفحص و تجسس اونکی
عادات مین کوئی عیب لگا سکے اور اون کے کسی فخر و منقبت کو درجہ
شہرت سے گرا سکے بنی اُمیہ و عباسیہ جنہون نے دبدبہ و شوکت
سلطنت سے ملک عرب و عجم کے ایک بڑے حصہ کو پنجہ حکومت مین
دبوچ لیا تھا - شبانہ روز کوشش کرتے رہتے تھے کہ اونکا کوئی
حق شناس و رتبہ دان صفحہ عالم پر نہ رہے - مگر قدرت خدا
دوسری چیز ہے بقولے ؎

چراغے را کہ ایزد برفروزد	کسی گر تف کند ریشش بسوزد

جس جس قدر بنی امیہ وغیرہا نور امامت کے مٹانے مین ساعی
ہوتے تھے اوس سے ہزارہا درجہ مشعل وجاہت کا اُجالا
پھیلتا گیا - خاندان نبی کا شہرہ ایسا محیط عالم ہوا کہ سب بنو امیہ کے
نام مثل حرف غلط الواح قلوب خلایق سے مٹ گئے - اور [illegible] ایسا
ہوا کہ ہر [illegible] اون کی ذریت طاہرہ کا اسم سامی مع محامد جلیلہ ایسا سکہ زن
ہوا کہ ہر پرکھنے والے نے کھوٹے کھرے کی تمیز پیدا کر لی -
مخالفان اہلبیت
اونکو برا کہا اور کثرت نے یہان تک کوشش کی کہ علانیہ ممبرون پر
گھر جلائے جائیداد [illegible] یا توصیف کرنے والون کی زبانین قطع کرائین
ہوئے جیلخانہ ابو تراب ضبط ہوئین جلا وطن کئے گئے قتل و غارت
[illegible]یون سے بھر گئے - زندہ آدمی دیوارون مین

...بیر سلیقہ کرتے ہین کہ سوائے اون کے وہ باریک باتین دوسرے
سکتا تہا۔ اہل تمدن کا قاعدہ ہی کہ جب کسی خاندان سے سلطنت
لیتے ہین تو پہر کبہی اونکو یا جن لوگون پر خاندان معزول کی خیر طلبی کا احتمال ہوتا ہی کوئی ملکی
یا مالی عہدہ نہین دیتے۔ بلکہ ایک ادنی زمیندار جب جابرانہ و غاصبانہ طریقہ سے کسیکی جایداد
پر قابض ہوجاتا ہی تو زمیندار اصل کا اوس گاؤن مین رہنا پسند نہین کرتا۔ مگر خداترسی کرکے
کچہہ وظیفہ مقرر کردیتے ہین تاکہ فاقہ کرکے ہلاک ہوجائین۔ حضرت دوم نے چونکہ زیرک و
دانا تہے۔ تمام بنی ہاشم سے کبہی کسیکو چار روپیہ کا چپراسی بہی نہ کیا۔ اون کی ہواخواہ حضرت
مقداد و سلمان و ابوذر وغیرہا کو بہی گہر سے باہر قدم رکہنی کی تکلیف نہ دی۔ گو کہ یہ فعل عمر
مخالف قانون سلاطین زمانہ نہ تہا۔ مگر شکایت یہ ہی کہ ان پا شکستہ لوگونکا بیت المال سے
روزینہ بہی مقرر فرما دیتے۔ تاکہ بلائے فاقہ کشی سے بچکر یہودیون کی مزدوری تو نکرتے
جناب عمر نے بلا کسی حکم تحریری کے خاندان نبوت سے سلب ملازمت کیا تہا۔ مگر حضرت معاویہ
نے اونکی دلی ارادہ کو پورا کرنیکی غرض سی اشتہار گشتی شایع کردیا کہ کوئی ابوترابی کسی سررشتہ مین
نوکر نہ رکہا جائے۔ اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہی کہ اون مکاتبات کا ذکر کردیا جائے جو کہ یزید
خلیفہ ششم اور حضرت عبداللہ ابن عمر کے باہم زبان قلم پر آئی ہین تاکہ حضرت عمر کی وہ
تدبیرین جو کہ بحیثیت اسلام آل نبی کے تباہ کرنے مین اون سے واقع ہوئین معلوم ہوجائین
بعد واقعہ کربلا خلیفہ دوم کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ نے ایک خط یزید کو بایں خلاصہ لکہا کہ
شہادت امام حسین سے اسلام کو سخت ضرر پہونچ گیا ایسا فعل آپکو مناسب نہ تہا۔ اوس نے
جواباً لکہا کہ اے احمق تم بہی ہوئی بچہونی آراستہ گہر مین آکر بیٹہے ہین ہم نے جو کچہہ کیا
وہ آپکے والد ماجد کی تدابیر کا ثمرہ اور نتیجہ ہی۔ نہ وہ ابتدا ئیہ ظلم کرتے نہ ہم اون کے

قدم پر قدم رکھہ کر آگے بڑ...

جرم ہے تو انکے باب کی لالیف [سوانح ...

کاتب صاحب خاموش ہو گئے۔ کوئی جوا...

...ب

حضرت عمر نے بہت دور نظر کرکے عبدالرحمن ابن عوف کو صدر مقرر کیا تھا حضرت امیر سمجھہ گئے کہ یہہ تین آدمی عثمان و سعد و عبدالرحمان باہمدگر ایسے زنجیر رشتہ داری مین جکڑے ہوئے ہین کہ ہزار جھٹکون مین بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہون گے۔ رہے طلحہ و زبیر اگر اونہون نے مجکو منتخب بھی کیا تو کیا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت عمر اوس ہتوکی قوت و ترجیح دے گئے ہین جسمین عبدالرحمان ہو۔ ہم کسی صورت سے تخت خلافت کے نزدیک نہین جاسکتے۔ چنانچہ وہ ہی ہوا جیسا کہ آپ فرماچکے ہیے۔ کتاب سلطان عثمانی متذکرہ اوراق بالا کے صفحہ ۴۴ سطر ۱۳ پر درج ہے [عبدالرحمان ابن عوف نے اول حضرت علی سے پوچھا کہ تم مجھہ سے وعدہ کرتے ہو کہ خلیفہ ہونے پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سنت شیخین کے پابند رہوگے اور اوسپر عمل کروگے حضرت علی نے جواب دیا کہ بقدر طاقت اور امکان اور بقدر مبلغ علم کے مین اسمین کوشش کرونگا حالانکہ سوانحات زمانہ مین مجکو بالکل دخل نہین ہے۔ حضرت علی کا یہہ جواب کچھہ اسوجہہ سے نہ تھا کہ اونکو خلافت کے حاصل کرنے کی رغبت نہ تھی۔ بلکہ فقط یہ وجہ تھی کہ خلفاء سابقین کی کل باتین اونکی پسند نہ تھین۔ بلکہ وہ اپنے اجتہاد کی مطابق بعض باتون کے خلاف تھے۔

یہی صاحب اپنی دوسری کتاب داب حیدری مذکورہ بالا کے صفحہ ۷ پر اسطرح لکھتے

...باتین حضرت علی کے خلاف ہین جنکو وہ ضرور اپنی
...امیر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا بھی اپنی مصنفہ کتاب روح الاسلام
...ے صفحہ ۱۹۴ پر انکار حضرت امیر کو لکھتے ہین۔

ان عبارات انکاری پر بے توجہی کی نظر نہ ڈالنی چاہیے۔ بلکہ بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اتنی بڑی سلطنت جو کہ قیصر و کسریٰ کی مملکت سے کہین بڑہی ہوئی ہے جسکو حضرت عمر نے فتوحات متواترہ کرکے کہین سے کہین پہونچایا ہے۔ ایک فاقہ کش محتاج آدمی کو جسکی گھڑی بہر مٹی کا پیالہ نہین دیجاتی ہے مگر اس شرط پر کہ وہ پچھلے سلاطین کے قدم بہ قدم چلے۔ لیکن وہ شخص باین ضرورت و احتیاج شرط مذکور پر اوس سلطنت کو ہرگز نہین لینا چاہتا۔ بلکہ بجائے خود سوچ رہا ہے کہ اگر مین بادشاہ ہوگیا تو گذشتہ سلطانون کے قوانین کو درہم و برہم کردونگا۔ یہ بات دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ وہ شخص محض خارج العقل ہے۔ مگر یہہ خیال سوائے دیگر وجوہ کے فوراً واقعات کمیٹی پر نظر کرنے سے بدل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ دیوانہ ہوتا تو سردفتر مجلس شوریٰ اول اوسکی دریافت نکرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے نزدیک تمام مجمع مین اوسکے دوسرا اعقل الناس نہ تھا۔ اگر ہوتا تو صدر بہ ممبر اوسکی طرف متوجہ ہوتا۔ دوم یہہ کہ فی الواقع وہ انکار کنندہ مرد عاقبت اندیش و مصلحت بین تھا پہلے حکمرانون کے معاملات کو وہ مطابق حکم خدا و رسول نہجانتا تھا۔ نظر بران اون کے اتباع سے انکار کیا حضرت عمر نے بہت سوچ سمجھکر عبد الرحمان کو سردفتر ارباب مشورت تجویز کیا تھا۔ جناب دوم جانتے تھے کہ یہہ میرا دمساز و مزاجدان ۔ حتی الوسع حکومت اسلام کو اوسکے اصلی مرکز پر نہ جانے دیگا۔ کوئی نہ کوئی پہلو ضرور

ایسا نکالیگا جس سے بظاہر با ہمی بہی نہ
اوسنے اول ہی وہ اڑنگہ لگایا جس ــ
مین صرف اسبات پر بیعت ہوا کرتی تہی کہ خلیفہ پر
لازمی ہوگی۔ اگر نہ کریگا تو خلافت سے معزول کر دیا جائیگا۔ یہ الفاظ
جاتے ہین جبکہ اب حکام سے حلف لیا جاتا ہی جسطرح کہ اسوقت بعض ناخدا
ترس باوصف حلف بدعملیان کرتے ہین ایسی ہی اوسوقت بہی تہا اوسکا ثبوت
گفتگوے عبدالرحمان سے پورا پورا ہو رہا ہی۔ اگر شیخین محض حکم خدا اور سنت رسول اللہ
پر چلتے اور اپنا جوہر طبیعت نہ دکہاتے تو عبدالرحمان صاحب کو اون کی سیرت پر
تیسرا نمبر ڈالنے کا موقع نہ ملتا معلوم ہوا کہ وہ شاخ سوم باغ اسلام مین شیخین نے ایسی
لگائی تہی کہ جسکو بقول مصنف نظام عثمانی حضرت امیر جڑ سے کاٹ ڈالتے۔ اب مین
خلفا کی وہ بعض باتین دکہلاتا ہون جو کہ باسم سیرت اہل سنت مین بوئی جاتی ہین
اور جنپر عمل کرنے سے حضرت علی نے انکار کر دیا تہا۔ تاریخ الخلفا مین علامہ سیوطی
نے اون تمام باتون کا شمار کیا ہی جنکو ثلاثہ نے جداگانہ اپنے اپنے اوقات مین
جاری کیا تہا اور ہر ایک خلیفہ کے ذکر مین بہ لفظ اولیات اونکو لکہا ہے۔ یعنی
اسبات کا پہلا جاری کرنے والا فلان خلیفہ ہے۔ اون تمام تر باتونکا بیان حیز
امکان سے باہر ہے۔ مختصر طور پر وہ معاملات عرض کرتا ہون جنکو مولوی محمد قاسم
صاحب نانوتوی مولف ہدیۃ الشیعہ نے لکہا ہے۔ یہ صاحب عند السنیہ
بڑی درجہ کے علما مین معدود ہین۔ مدرسہ دیوبند کے بانی یہ ہی ہین۔ اہل سنت
علما ہند مین انکو اعلی نمبر دیتے ہین۔ آخر عمر مین ان کے کفر کا فتوی بہی علمائے دہلی

...بو...ی ہلی کے صفحہ آخر پر چھپا ہوا ہی

...ین ...ے کہ ایک کافر کے بیان سے استدلال کرتا ہی

...ہا جاہیے کہ حضرت موصوف خدانخواستہ ویسے کافر نہ تہی جو کہ عرف

مین کہی جاتے ہین بلکہ وہ اون کفار مین داخل ہین جو کہ سنی صاحبون کی نگاہ مین

خاص عزت رکہتے ہین (دشمن اہلبیت) صرف اس جرم مین اونکو بعض علما نے

کافر قرار دیدیا کہ فدک کی بحث مین لکہا تہا کہ آیۂ یوصیکم اللہ مثل الذکر حظ الانثیین

مین رسولخدا مخاطب نہین ہین بلکہ امت کو منجانب خدا سناتے ہتے کہ بیٹے کے دو

حصہ ہین اور بیٹی کا ایک - اسجگہہ نبی مثل رشتہ دار ہین اور خدا قایم مقام کلکٹر

سوا ازین چند آیات قرآن کے معنی بدل دئے ہتے - شیعہ نے علمائے سنیہ

سے پوچہا جو شخص ایسا اعتقاد رکہے اوسکے لئے کیا حکم ہے صاف لکہدیا کہ

کافر فتوی دہندہ گان کو یہہ معلوم نہ تہا کہ کلنگ کا ٹیکہ ایسے جلیل القدر عالم کی پیشانی

پر لگ جائیگا ورنہ بدل بدلا دیتے المختصر مولوی موصوف ہدیۃ الشیعہ مین لکہتے

ہین - یہہ بہی اہل فہم پر ظاہر ہوگیا کہ اونکی زمانہ مین اونکی ہاتہون سے جو کچہہ دین کے

مقدمہ مین ظاہر ہوا اور اوسنے رواج پایا - جیسے ابوبکر صدیق کا رضی اللہ عنہ

کا حضرت فاطمہ کو فدک نہ دینا اور حضرت عمر کا متعہ کو منع کرنا اور تراویح کی تاکید

اور حضرت عثمان کا جمعہ مین ایک اذان بڑہانا - وہ سب منجملہ دین پسندیدہ

مصداق ارتضی لہم ہے - علی ہذا القیاس جس مسئلہ پر ان کی وجہہ سے ان کی

زمانہ مین اجماع ہوگیا وہ لاریب حق وصواب ہے - اوس سے جو منحرف ہی اور جو

اسکا منکر ہے وہ حق کا منکر ہے -

مولوی صاحب کی تحریر سے واضح ہوا کہ امور ...
نہین، بلکہ یہہ ایجاد تازہ خلفاء ثلاثہ کا تہا۔ جسکو سیرت شیخین
ابن عوف چونکہ بجائے خود جانتا تہا کہ علی خلفاء ماسبق کو اچہا نہین جانتے
انکے سامنے وہ بات پیش کیجائے جسکو وہ کبہی قبول نہ کر سکین۔ یہہ ہی عدم قبول
اونکی محرومی کا قوی سبب ہو جائیگا اور مجکو یہہ کہنے کی گنجائش ملجائیگی کہ بوجہ
عدم اتباع سیرت شیخین اونکو خلیفہ نہ کیا گیا۔ غرضکہ عبدالرحمان صاحب نے
حضرت عمر کی روح کو اچہی طرح خوش کر دیا۔ ورنہ حضرت امیر کے خلیفہ
ہونے سے صدمہ ہوتا۔ استغفر اللہ اگر اس سے ہزار گونہ سلطنت
بہی ہوتی تب بہی شاہ خیبر گیر شرط مذکور سے پسند نفرماتے وہ حافظ
دین نبوی تہے۔ اگر صرف زبانی اقرار اوسوقت کر لیتے تو دین نبوی برباد
ہو جاتا۔ مقلدین خلفاء کو ایک بڑی دستاویز ملجاتی کہ ہرگاہ حضرت مرتضوی
جلسہ عام مین اونکی سیرت پر چلنے کا اقرار فرما چکے تو اب شیعہ لوگون کو
چون وچرا کرنے کی گنجائش نہین۔ حضرت امیر کے انکار نے سنیون کا
تمام شیرازہ توڑ دیا۔ ہر مصنف بجائے خود غور کر سکتا ہے کہ اگر سیرت شیخین
موافق حکم خدا ورسول ہوتی تو حضرت امیر اوسکے اتباع سے انکار کر کے
سلطنت جیسی محبوب اور پیاری چیز نہ چہوڑتے۔ ایک یہہ ہی بات سنی
وشیعہ کے قضایا کی فیصلہ کن ہے۔ کتاب مغازی مین لکہا ہے کہ حضرت
امیر نے روبروے عمران شوری بلند آواز کر کے فرمایا کہ مین ہر وقت
مستحق خلافت تہا۔ اگر میرے بہائی کی نصیحت مانع نہ ہوتی تو دیکہہ لیتا

ہوتے۔ مگر مین نے صبر کیا
... داب حیدری حنفی المذہب جسکاو کر
... اب حیدری کے صفحہ ۸۰ پر لکہتے ہین (جب عثمان
... یفہ ہوے۔ حضرت امیر فصبر جمیل کہہ کے بیٹہہ رہے) ان واقعات
پر نظر کرنے سے کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ حضرت امیر خلفاء اولین
کو حق پر جانتے تہے یا یہہ کہ عبد الرحمان کے انتخاب کرنے سے وہ عثمان
کو خلیفہ برحق تسلیم کر چکے تہے۔ نہین ہرگز نہین۔ الحاصل جبکہ اس عنوان
سے حضرت عثمان خلیفہ رسول ہو گئے تو بنی امیہ کے ساتہہ پوری
صلہ رحمی کی۔ فدک جو کہ سیدہ کو نہ دیا گیا تہا۔ مروان کی جاگیر مین داخل
ہو گیا۔ حقیر نے رسالہ سجادیہ مولفہ خود مین مفصل ذکر کر دیا ہے چونکہ
اونہون نے اپنے سالے سسرون کیساتہہ خوب دست افشانی کی تہی
لہذا سنیون نے آیہ دافی ہدایہ (رحماء بینہم) کی صفت سے اونکو
موصوف کر دیا صحابہ رسول پر اوسوقت بڑے ظلم ہوئے۔ عمار یاسر علی
کچہری مین پٹوائے گئے۔ ابن مسعود کی ہڈی پسلیان توڑی گئین
ابوذر غفاری شہر بدر ہوئے۔ صدہا قرآن خاکستر ہوئے۔
مملکت اسلام مین ہلچل ہو گئی۔ بیرونی صوبجات مین عمالون
نے دست تظلم دراز کیا۔ بالآخر خلیفہ صاحب شہید ہو گئے۔
بدشت بلوائیان مصر کے کوئی دفن نہ کر سکا۔ مزبلہ یعنی خس و
خاشاک پر لاش مقدس بکفن و دفن پڑی رہی جب اندراج

تاریخ احمد اعثم کوفی و روضۃ الصفا وغیرہ

توڑ کر لے گئے۔ کتنوں کی گستاخی و تیز دندانی
نے تواریخ مذکورہ سے لکھا ہے۔ نظام عثمانی کے حنفی المذہب
مولف جو لکھتے ہین وہ یہہ ہی صفحہ ۳۰ سطر ۲۲) عثمان کو ایک
دفعہ گھر مین گڈھا کھود کر داب۔ پھر رات کو وہان سے اوٹھا کر
مقابر یہود مین دفن کر دیا۔ معاویہ صاحب نے بقیع مین داخل کر لیا۔ مین
امید کرتا ہون کہ ہر دو برادران ایمانی جو کہ تازہ مذہب شیعہ
مین داخل ہوئے ہین اس مختصر رسالہ کو معائنہ فرما کر
پورانے مذہب کے حالات سے بہ جمیع الوجوہ آگاہ ہو جائین گے
اور دیگر مومنین بھی انشاءاللہ فائدہ اوٹھائین گے ⁂

راقم

سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم متوطن جہڑہ سادات
واقعہ سادات بارہہ ضلع مظفر نگر مولف رسالہ
سجادیہ وغیرہا

تمت